مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر

(پہلی قسط)

مرزا قادیانی......دجل و تلبیس کا امام

مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات کا بغور مطالعہ کر چکا ہوں اور تقریباً تمام دعاوی پر اس کے دلائل بھی پڑھ چکا ہوں مرزا کے دعاوی اور ان پر دلائل میں اتنا بُعد ہے کہ مشرقین کے بُعد سے بھی زیادہ مگر کمال ہے کہ مرزا اور اس کے پیروکاروں کی عقل پر پردے پڑ گئے ہیں اور وہ **ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم** کا صحیح مصداق بن چکے ہیں۔ غلط کو صحیح بنا کر پیش کرنے میں مرزا قادیانی ماہر ثابت ہوئے ہیں۔ غلط کو اتنی ڈھٹائی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ الامان والحفیظ۔ اور معاذ اللہ جس کی ازل سے بدبختی لکھی جا چکی ہے وہ اس بھنور میں پھنس جاتا ہے۔

دین اسلام سارے کا سارا قرآن وحدیث کا نام ہے۔ قرآن وحدیث عربی زبان میں ہے اور عربی زبان ہے کہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہیں۔ میں اپنی کم علمی کے باوجود جانتا ہوں کہ ایک لفظ کے چالیس معانی بھی آتے ہیں۔ اگر چالیس معانی ہیں تو کس جگہ کونسا معنیٰ کیا جا سکے گا۔ اس کے لیے بہت علمی وسعت درکار ہے جس کے سہارے سے قرآن و حدیث کے ترجمہ کو صحیح کہا جا سکے گا۔ مگر پڑھے لکھے لوگ بھی اتنے پڑھے لکھے نہیں ہوتے کہ وہ اتنی استعداد کے مالک ہوں۔ مثلاً سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے لیے مرزا قادیانی نے تیس آیات پیش کی ہیں جن میں دو آیات ایسی ہیں کہ ان میں لفظ تَوَفّی کا آیا ہے (جس کا مادہ وفا ہے) ایک آیت سورۃ آل عمران میں **اذ قال اللّٰہ یٰعیسیٰ انی متوفیک** ہے۔ جبکہ دوسری آیت سورۃ مائدہ کے آخری رکوع میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں **فلمّا توفیتنی کنت انت الرّقیب علیھم**۔ مذکورہ دونوں آیتوں میں تَوَفّی کا لفظ آیا ہے اور علماء نے اس کے تین معانی لکھے ہیں۔ اور تینوں قرآن میں موجود ہیں

(۱) پورا پورا دینا یا پورا پورا لینا۔ **انما توفون اجورکم یوم القیٰمۃ**۔

(۲) نیند: **ھو الذی یتوفکم بالیل**۔

(۳) موت: مثلاً

تَوَفّی کے جب تین معانی آپ کے سامنے آ چکے ان میں توفی کا حقیقی معنیٰ کونسا ہے اور مجازی کون سا ہے اور اس بات کو سمجھنے کے لیے مستقل قانون ہے۔ اس پر بڑی بڑی کتب موجود ہیں کہ حقیقی معنیٰ کی موجودگی میں مجازی معنیٰ کب کیا جائے اور حقیقی کو کیوں چھوڑا جائے گا۔ مگر مرزا قادیانی کی بھی سنیے۔ ان کا اصرار دیکھئے کہ اپنی غلط بات کو کیسے دجل و تلبیس کا لباس پہنا کر اپنا الو سیدھا کرنے کے درپے ہیں اور ماننے والے ہیں کہ آنکھیں بند کر کے مانتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے: اوّل سے آخر تک قرآن شریف میں کسی جگہ لفظ تَوَفّی کا ایسا نہیں جس کے بجز قبض روح

اور مارنے کے اور معنی ہوں (روحانی خزائن، جلد ۱۷ص ۱۰)

اس عبارت میں کتنا بڑا دعویٰ ہے عقل سے اندھے اور ہوش سے عاری لوگ اندھی تقلید کیے جارہے ہیں جس کی کئی وجوہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ننانوے فیصد لوگ عربی گرامر سے واقف نہیں ہیں۔ اگر ایک عام عربی جاننے والا آدمی قرآن کھول کر پڑھنا شروع کردے تو یقینی طور پر کئی جگہوں پر اس کو لفظ توفی مل جائے گا جس کے معنیٰ موت نہیں کیے گئے۔ جبکہ مرزا کادیانی نے ایک جھوٹ پر مبنی دعویٰ کردیا ہے۔

نیز ایسے ہی مرزا کادیانی لکھتا ہے کہ: علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل ہو اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنیٰ مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں (روحانی خزائن، جلد ۱۷ص ۱۶۲)

قارئین! مرزا کادیانی کا بتایا ہوا یہ نحوی قاعدہ' علم نحو کی کسی کتاب میں نہیں ہے اور تقریباً علم نحو پر چھوٹی بڑی کتابیں جو لکھی گئی ہیں وہ سب کی سب اب دستیاب ہیں کوئی بھی نایاب نہیں ہے لیکن کسی میں بھی یہ قاعدہ موجود نہیں ہے لیکن اس جھوٹ کو ملاحظہ کیجئے۔ اس کے الفاظ کتنے رعب دار ہیں کہ ایک عام مادہ تعلیم رکھنے والا جانتا ہے کہ نحو نام کا علم تو ضرور ہے مگر اس کو کیا پتہ کہ یہ مرزا کادیانی کے دجل سے ہر بات کو مان کر آخرت خراب کر بیٹھا ہے۔

مرزا کادیانی کو عربی زبان پر کتنا عبور تھا' اس آنے والے حوالہ سے اندازہ لگائیں۔ اس کے خیال میں تَــوَفّٰــی کا معنیٰ لغتی موت سے بچانا بھی آیا ہے۔ (روحانی خزائن، جلد ۱۲ص ۲۳)

یہ ایک علمی بددیانتی اور خیانت ہے جس کو ذکر کیا گیا ہے۔ یہ وہ دجل ہے جس کے ذریعے کسی کو کادیانیت کے شکنجے میں جکڑنے کے بعد علمی طور پر اس پر رعب ڈالا جاتا ہے کہ یہ دیکھو قرآن مجید میں ہر جگہ تَـوَفّٰـی کا معنیٰ موت ہے اور قاعدہ نحوی بھی ہے۔ چونکہ سورۃ آل عمران اور سورۃ مائدہ کی مذکورہ دونوں آیتوں میں لفظ توفی آیا ہے لہذا اس کا معنیٰ موت ہوگیا تو قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اب دیکھیے کہ مرزا کادیانی نے یہ عقیدہ بنایا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور اس پر جو دلیل لایا۔ اس دلیل کو اپنے حق میں استعمال کرنے کے لیے وہ بات کی جس کا سرے سے وجود ہی نہیں۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ باقی وہ اٹھائیس آیات جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر ''ازالہ اوھام'' میں لائے ہیں ان کا وفات مسیح علیہ السلام سے کتنا تعلق ہوگا۔ وفات مسیح علیہ السلام کو ثابت کرنے کے لیے ایک عام وسوسہ بھی ملاحظہ فرمائیں جس کو شدّ ومد سے پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً کہیں گے کہ حضور کی عظمت' شان سب انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرتبہ میں حضور علیہ السلام سے یقیناً کم ہیں یہ ایسی بات ہے جو ہر آدمی جانتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء ورسل سے آپ ﷺ کا مرتبہ اور رتبہ بلند ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بعد تمام مخلوق سے آپ کا مرتبہ بلند ہے۔ قارئین! اب کادیانی وسوسہ کا تیر چلتا دیکھیے۔ بزبان کادیانی اگر آسمان پر جانا کسی کے لیے مقرر تھا تو وہ حضور علیہ السلام تھے کہ ان کا مرتبہ سب انبیاء ورسل سے اعلیٰ وافضل ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام اٹھالیے گئے' دوسری بات یہ ہے کہ اگر اتنی زندگی ملنی چاہیے تھی تو حضور علیہ السلام کو ملتی کہ آپ کی

نبوت قیامت تک ہے۔ درازی عمر ملی تو کم مرتبہ والے کو، حیات دراز ملی تو کم مرتبہ والے کو مگر حضور ﷺ کو موت بھی آ گئی اور مدفون بھی اسی زمین پر ہوئے تو یہ ساری کہانی مولویوں کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ ایسا وسوسہ ہے کہ آدمی، یہ قادیانی وسوسہ سننے کے بعد ذہنی طور پر مفلوج ہو جاتا ہے۔ مگر ان عقل کے اندھوں کو پوچھنے والا کوئی نہیں کہ کسی کا لمبے عرصہ تک زندہ رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرتبہ میں بھی اعلیٰ و افضل ہے تو پھر سوچیے! قرآن مجید نے حضرت عزیر علیہ السلام کا ذکر تیسرے پارہ میں کیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ وہ سو سال تک زندہ رہے نیز اصحاب کہف جو عام مسلمان تھے۔ قرآن نے ان کا تین سو سال سے زائد عرصہ تک زندہ رہنا بتایا ہے۔ کیا اللہ کے نبی حضرت عزیر علیہ السلام کا سو سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا حضور ﷺ سے عظمت کی دلیل ہے جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی نیز حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغی زندگی ساڑھے نو سو سال بتائی گئی ہے کیا حضرت نوح علیہ السلام بھی معاذ اللہ حضور ﷺ سے عظمت میں بڑھ گئے۔ نیز آسمان پر جانا اور وہاں مستقر بنا لینا یہ عظمت کی دلیل ہے تو جبرائیل علیہ السلام کا ساتوں آسمانوں سے بھی اوپر عرش قریب رہنا اس کی دلیل ہوگی کہ وہ معاذ اللہ حضور ﷺ سے افضل و اعلیٰ ہیں، جبکہ ان کی تخلیق بھی حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کی ہے اور قیامت تک وہ زندہ رہیں گے۔ کیا قادیانی ڈھکوسلہ ہے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ کا مرتبہ بیٹے سے اتنا بلند ہے کہ باپ کی رضا میں اللہ کی رضا جبکہ باپ کی ناراضی اللہ کی ناراضی ہے اگر کوئی بیٹا بہت پڑھ لکھ جائے تو والد سے عظمت میں بڑھ جائے گا۔

قارئین! دجل و تلبیس کے امام مرزا غلام احمد قادیانی جس کے دعاوی ایسی ہی دجل و تلبیس سے مرصع ہیں کہ امانت و راست بازی کا نام و نشان ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا۔ (جاری ہے)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

مرکزِ احرار
دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

24 فروری 2005ء
بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

فون: 061-4511961

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان